ہفتہ وار رسالہ: 419
WEEKLY BOOKLET: 419

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا تقریباً 37 سال پہلے کا بیان

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

صفحات: 17

ایمان کب کامل ہوتا ہے؟ 02
خاتون نے روتے روتے جان دے دی 12
مؤذنِ رسول کی مدینہ شریف سے ہجرت 08
مشرکین کی مخالفت کرو 15

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

محبّتِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم (1)

دُعائے عطّار: یاربّ کریم! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”محبّتِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم“ پڑھ یا سُن لے اُسے حقیقی محبّتِ رسول نصیب فرما اور اسے ماں باپ اور خاندان سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ صدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دُرُودِ پاک پڑھنا گناہوں کو اِس قدر جلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اتنی جلدی نہیں بجھاتا اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر سلام بھیجنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے **افضل** ہے۔ (القول البدیع، ص258 ملتقطاً)

محمد کی محبّت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے　　اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پ3، اٰلِ عمرٰن:31)

ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو

---

1 ...یہ بیان شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے 1407ھ بمطابق 1987ء کو دعوتِ اسلامی کے اَوّلین مدنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب کراچی میں عاشقانِ رسول کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں فرمایا تھا جسے المدینۃ العلمیہ کے ”شعبہ بیاناتِ امیرِ اہلِ سنت“ نے مُرَتَّب کیا ہے۔

www.dawateislami.net

تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں
دوست رکھے گا۔

اس آیتِ مبارکہ میں بتایا گیا کہ اللہ پاک کی محبّت حاصل کرنے کے لیے اِتّباعِ سنّت شرط ہے یعنی اگر کوئی اللہ پاک کا محبوب (یعنی پسندیدہ بندہ) بننا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ سنّت کی پیروی کرے، ظاہر ہے اِتّباعِ سنّت وہی کرے گا جسے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبّت ہو گی، بالفرض اگر کوئی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبّت نہیں رکھتا تو صرف نقل و اِتّباع کرنے سے اُسے کوئی فائدہ حاصل نہ ہو گا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کرنے والا ہی اللہ کا محبوب بن سکتا ہے جس خوش نصیب اُمَّتی سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خود محبّت فرمائیں اور اپنا مَنظورِ نظر بنالیں تو اس کی مَحبُوبِیَّت، مَقْبُولِیَّت اور عظمت کی کیا شان ہو گی! مولانا حسن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے
اس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو

(ذوقِ نعت، ص206)

اے عاشقانِ رسول! ہمارا اِیمان اُسی وقت کامل ہو گا جب ہم پیارے آقا، مکّی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز جانیں گے ورنہ ہم کامل مؤمن نہیں ہو سکتے، چنانچہ

ایمان کب کامل ہوتا ہے؟

ایک مرتبہ حضرتِ فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ

www.dawateislami.net

میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: نہیں! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! (اے عمر! تمہاری محبّت اس وقت تک کامل نہیں ہو گی) جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! خدا کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اَلْاٰنَ یَاعُمَر "یعنی اے عمر! اب (تمہاری محبّت کامل ہو گئی)۔" (بخاری،4/ 283،حدیث:6632ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ والا صفات ہمیں جان سے بھی زیادہ عزیز ہونی چاہیے، اگرچہ ہم زبانی طور پر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنی جان سے زیادہ عزیز کہتے اور محبّت کا دَم بھرتے ہیں لیکن اس محبّت کی نشانی اور تڑپ ہمارے اندر عملی طور پر نہیں پائی جاتی جبکہ ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم صرف گُفتار کے غازی نہیں ہوتے تھے بلکہ عملی طور پر کرکے بھی دکھاتے تھے، انہیں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اس قدر والہانہ عشق تھا کہ جس کی مثال نہیں ملتی، وہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہر ہر اَدا کو اپنانے کی کوشش کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اگر کسی حدیثِ پاک کو بیان کرتے ہوئے سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کوئی خاص اَدا اپنائی ہوتی تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس حدیثِ پاک کو بیان کرتے ہوئے اس خاص اَدا کو اپنایا کرتے تھے، جیسا کہ

سب سے آخری جنّتی شخص

حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

www.dawateislami.net

نے اِرشاد فرمایا: جنّت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا شخص وہ ہوگا جو گِرتا پڑتا جنّت کی طرف جارہا ہوگا اور دوزخ کی آگ اُسے جُھلسا رہی ہوگی، جب وہ دوزخ سے گزر جائے گا تو اس کی طرف دیکھ کر اللہ پاک کی حمد بیان کرتے ہوئے کہے گا: بڑی برکت والا ہے وہ جس نے مجھے تجھ سے نجات بخشی، پھر اُسے ایک سایہ دار درخت نظر آئے گا اور وہ اللہ پاک سے دعا کرے گا: اے مالک! مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اس سے سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں، اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: اے میرے بندے! اگر میں تجھے یہ عطا کردوں تو پھر اس کے علاوہ کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ عرض کرے گا: نہیں یارَبّ! اور اپنے رب سے وعدہ کرے گا کہ اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگے گا، اللہ پاک اس کی معذرت قبول فرمائے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہوگا جس پر اُسے صبر نہیں ہو سکتا، اللہ پاک بندے کو اس درخت کے قریب کردے گا اور وہ اس کا سایہ حاصل کرے گا اور پانی پیئے گا، پھر اُسے ایک اور درخت نظر آئے گا جو پہلے والے درخت سے زیادہ حسین ہوگا، اُسے دیکھ کر وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرے گا: مولیٰ! تُو مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اس سے سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں، میں اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگوں گا، اللہ پاک فرمائے گا: اے ابنِ آدم! کیا تُو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تُو اس (سابقہ درخت) کے علاوہ کچھ نہیں مانگے گا؟ پھر اللہ پاک فرمائے گا: اگر میں تجھے اس درخت کے قریب کردوں پھر تُو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ عرض کرے گا: نہیں یارَبّ! اور وہ اپنے رب سے وعدہ کرے گا کہ اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگے گا، اللہ پاک اس کی معذرت قبول فرمائے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہوگا جس پر اسے صبر نہیں

www.dawateislami.net

ہوسکتا، اللہ پاک بندے کو اس درخت کے قریب کر دے گا، وہ اس کا سایہ حاصل کرے گا اور پانی پیئے گا، پھر اُسے جنّت کے دروازے کے پاس ایک درخت دکھائی دے گا جو پہلے والے دونوں درختوں سے زیادہ حسین اور خوبصورت ہو گا، وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرے گا: اے مولا! تُو مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس سے سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں، میں اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا، اللہ پاک فرمائے گا: اے ابنِ آدم! کیا تُو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تُو اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگے گا؟ بندہ عرض کرے گا: کیوں نہیں یارَبّ! لیکن اب اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگوں گا، اللہ پاک اس کی معذرت قبول فرمائے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہو گا جس پر اسے صبر نہیں ہوسکتا، اللہ پاک بندے کو اس درخت کے قریب کر دے گا، وہ اس کا سایہ حاصل کرے گا اور پانی پیئے گا، پھر جب وہ جنّتیوں کی آوازیں سُنے گا تو اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرے گا: اے ربّ! تُو مجھے جنّت ہی میں داخل کر دے، اللہ پاک کی رحمت جوش میں آئے گی اور اِرشاد ہو گا: اے بندے! تیرے سُوالوں کو کونسی چیز روک سکتی ہے؟ کیا تُو اس بات پر راضی ہو جائے گا کہ میں تجھے دنیا سے دُگنی جگہ جنّت میں عطا کر دوں؟ بندہ (حیرت سے) عرض کرے گا: اے اللہ! کیا تُو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تُو رَبُّ الْعَالَمِین ہے؟

اتنا واقعہ سنانے کے بعد حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اور وہ حاضرین سے فرمانے لگے: تم مجھ سے پوچھتے نہیں کہ میں کیوں مسکرایا؟ سب نے عرض کی: آپ کیوں مسکرائے؟ ارشاد فرمایا: جب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ واقعہ سنایا تھا تو آپ بھی مسکرا دیئے تھے، صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض

www.dawateislami.net

کیا تھا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کیوں مسکرائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا تھا: رَبُّ الْعَالمین کے مسکرانے کے سبب کیونکہ جب بندہ کہے گا: کیا تُو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تُو رَبُّ الْعَالمین ہے؟ تو اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا لیکن مجھے ہر شے پر قدرت حاصل ہے۔(مسلم، ص100، حدیث:463 ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم اِتباعِ سنّت کا کیسا جذبہ رکھتے تھے! وہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری اَداؤں کو اَپنانے کی بھرپور کوشش کرتے تھے اور اس سلسلے میں یہ بھی نہیں دیکھتے تھے کہ اگر ہم فلاں کام نہ کریں تو گناہ نہیں ملے گا یا پھر فلاں کام کرنا سنّتِ مؤکدہ ہے اور فلاں سنّتِ غیرِ مؤکدہ ہے وغیرہ وغیرہ، وہ بس اتنا دیکھتے تھے کہ فلاں کام نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس طریقے سے کیا پھر اُس کام کو بالکل اسی طریقے کے مطابق کرنے کی کوشش کرتے تھے اور کسی تنقید کرنے والے کی تنقید کو خاطِر میں نہ لاتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں
عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

اے عاشقانِ رسول! صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم ایسے زبردست عاشقِ رسول تھے کہ وہ پیارے آقا، مکّی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہر اَدا کو اپنانے کے لئے بے قرار رہا کرتے تھے۔ اس ضمن میں ایک اور محبّت بھرا واقعہ پڑھئے:

اونٹنی کے ساتھ پھیرے لگانے کی حکمت

حضرتِ علّامہ قاضی عِیاض رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی مشہور کتاب "شفاء شریف" میں نقل

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: ایک مقام پر حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما نے اپنی اونٹنی کو گھمایا، پوچھنے پر اِرشاد فرمایا: مجھے اس کے سِوا کچھ معلوم نہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اس مقام پر ایسا کرتے دیکھا تھا لہٰذا میں نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔(الشفا، 2/15 ماخوذاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کا جذبۂ اِتباعِ سنّت دیکھئے اور دوسری طرف اپنی محبّت پر غور کیجئے کہ بالکل کھوکھلی، عمل سے خالی اور زبان کی نوک تک محدود ہے۔ آہ! جب ہمارے سامنے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکرِ خیر ہوتا ہے تو ہم پر کوئی خاص کیفیّت طاری نہیں ہوتی! اس کے برعکس جب ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے سامنے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکرِ خیر ہوتا تو ہیبت و جلال سے ان کے چہروں کا رنگ بدل جاتا اور عشق و محبت میں اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونے لگتے۔ اس ضمن میں 2 رِقّت انگیز واقعات سنیے اور عشقِ رسول میں اِضافہ کیجئے:

﴿1﴾ ہمیں اُن پر رحم آنے لگتا

حضرتِ اِمام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت اَیوب سختیانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے سامنے جب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حدیثِ مبارک بیان کی جاتی تو وہ اس قدر روتے کہ ہمیں اُن پر رحم آنے لگتا۔(شفاء، 2/41 ملتقطاً)

﴿2﴾ ذکرِ مبارک سنتے ہی سنجیدہ ہو جاتے

حضرتِ اِمام ابنِ سیرین رحمۃُ اللہِ علیہ بڑے ہنس مُکھ اور شُگُفتہ مِزاج تھے لیکن جب ان کے سامنے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکرِ خیر ہوتا تو بالکل سنجیدہ ہو جاتے، چہرے پر رُعب طاری ہو جاتا، بدن مبارک سے عاجزی و انکسار ظاہر ہونے لگتا

www.dawateislami.net

اور ہنسی والا اَنداز بالکل ختم ہو جاتا۔(الشفاء، 2/43 مفہوماً)

غَمِ مصطفٰے میں مدینہ شریف سے ہجرت

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے آقا، مکّی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وصالِ ظاہری کے بعد بہت سے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے لیے مدینہ شریف میں رہ کر زندگی گزارنا مشکل ہو گیا کیونکہ جب وہ مدینہ شریف میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اُٹھنے بیٹھنے کے مقامات اور ان گلیوں کو دیکھتے جہاں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قدم رَنجا فرمایا کرتے تھے تو بہت رَنجیدہ ہو جاتے اور ان سے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جُدائی برداشت نہ ہوتی چنانچہ اسی فِراق و جُدائی کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ مدینہ شریف سے ہجرت کر گئے۔

(مدارج النبوۃ، 2/444 ملتقطاً)

مؤذنِ رسول کی مدینہ شریف سے ہجرت

حضرت بلال حبشی رضی اللہُ عنہ سے بھی نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جدائی برداشت نہ ہوئی، چنانچہ کبھی آپ رضی اللہُ عنہ پر ایسی رِقَّت طاری ہو جاتی کہ مدینہ شریف کی گلیوں میں دیوانہ وار گھومتے اور لوگوں سے پوچھتے تھے کہ اگر تم نے کہیں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھا ہے تو مجھے بھی دِکھا دو، آخر کار جدائی کی تاب نہ لاتے ہوئے آپ مدینہ شریف چھوڑ کر ملکِ شام کے شہر "حَلَب" میں رہائش پذیر ہو گئے، کچھ عرصہ گزرنے کے بعد جب ایک رات سوئے تو قسمت چمک اُٹھی اور خواب میں مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت سے مُشَرَّف ہوئے، لَبہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت و محبّت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: مَاهٰذِهِ الْجَفْوَةُ يَا بِلَال! اَمَا اٰنَ لَكَ اَنْ تَزُوْرَنِي

www.dawateislami.net

یَا بِلَال!"یعنی اے بلال! یہ کیا جفا ہے! کیا ابھی وہ وقت نہ آیا کہ تم میری زیارت کے لئے حاضر ہو جاؤ!" فرمانِ والا شان سنتے ہی حضرت بلال رضی اللہُ عنہ رَختِ سفر باندھ کر سواری پر سوار ہوئے اور مدینہ شریف کی طرف چل پڑے اور بڑی تیزی کے ساتھ منزلوں پر منزلیں طے کرتے ہوئے مدینۂ پاک کی طرف بڑھتے چلے جارہے تھے، یاد رکھیے! جس کی کمر عزمِ طیبہ کے لئے بندھی ہو اُسے اِرد گرد کے ماحول سے کوئی سَروکار نہیں ہوتا اس لئے حضرتِ بلال رضی اللہُ عنہ پر صرف ایک ہی دُھن سوار تھی کہ جلد اَز جلد پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں میں پہنچ جاؤں،

گھر سے کہیں اچھا ہے مدینے کا مسافر یہاں صبح وطن شام غریب الوطنی ہے
کہتا ہے مسافر سے یہ ہر نخلِ مدینہ آرام ذرا لے لو یہاں چھاؤں گھنی ہے

آخر کار یہ عاشقِ زار مدینۂ پاک کی مہکی مہکی فضاؤں میں پہنچ گئے، مدینہ شریف کی گلیوں میں پہنچتے ہی دل کی دنیا بدل گئی، کَیف و مَستی کا عالَم طاری ہوگیا، دیوانہ وار مدینہ شریف کی گلیوں میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تلاش کرنے لگے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینہ شریف کی گلیوں میں نظر نہ آئے تو تمام مسلمانوں کی پیاری امّی جان حضرتِ بی بی عائشہ رضی اللہُ عنہا کے حجرے میں موجود رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قَبرِ اَنوَر پر پہنچے اور رو رو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! حَلَب سے غلام کو زیارت کے لیے بلایا اور جب غلام زیارت کے لئے حاضر ہوا تو آپ پردہ میں چھپ گئے۔

الغرض! اِدھر عرض و مَعروض پیش کی جارہی تھی اور اُدھر مدینۂ طیبہ میں یہ خبر تیزی سے پھیل گئی کہ مُؤذّنِ رَسُول حضرتِ بلال رضی اللہُ عنہ مدینہ شریف میں تشریف

www.dawateislami.net

لے آئے ہیں، بس پھر سب کی نگاہوں میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جلوے پھر سے اُبھرنے لگے، بے قرار دل تڑپنے لگے، لوگ مِنّت وسماجت اور رو رو کر اِلتجائیں کرتے ہوئے حضرت بلال رضی اللہُ عنہ سے ایک بار پھر اپنی سوز و گُداز بھری اَذان سُنانے کا مُطالَبہ کرنے لگے مگر حضرت بلال رضی اللہُ عنہ نے معذرت کی اور اِرشاد فرمایا: اے بھائیو! تم جانتے ہو کہ جب میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ظاہری حیات میں اَذان دیتا تھا تو ''اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ'' کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کرلیا کرتا تھا لیکن آہ! آج وہ مَنظَر نگاہوں سے اوجھل ہو گا! اس لئے میں اذان دینے کی تاب نہیں رکھتا، بہرحال حضرتِ بلال رضی اللہُ عنہ کسی صورت اذان دینے پر راضی نہ ہوئے، بعض صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے یہ تجویز دی کہ کیوں نہ حَسَنینِ کریمین رضی اللہُ عنہما کو بلالیا جائے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نواسے فرمائش کریں گے تو پھر حضرتِ بلال رضی اللہُ عنہ کے پاس اِنکار کی گنجائش نہ رہے گی، چنانچہ لوگ جلدی سے دونوں شہزادوں کو لے آئے، حضرتِ بلال رضی اللہُ عنہ نے دونوں شہزادوں کو سینے سے چمٹالیا اور پیار کرنے لگے، شہزادوں نے فرمائش کی: اے بلال! ایک بار ہمیں وہ اَذان سنا دیجئے جو آپ ہمارے نانا جان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں دیا کرتے تھے، اب اِنکار کی گنجائش کہاں تھی؟ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہُ عنہ مسجدِ نبوی شریف کی چھت کے اُس حصّے میں تشریف لے گئے جہاں حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں اذان دیا کرتے تھے، جب حضرتِ بلال رضی اللہُ عنہ نے مدینہ شریف کی پُرنور فضاؤں میں اپنی سوز بھری آواز میں ''اَللہُ اَکْبَر، اَللہُ اَکْبَر'' سے اذان کا آغاز فرمایا تو دَر و دیوار دَہل گئے،

www.dawateislami.net

لوگوں میں غم اور صدمے کی کیفیت برپا ہوگئی، بتدریج (یعنی آہستہ آہستہ) آواز مدینہ شریف کی فضاؤں میں بلند ہوئی جسے سُن کر لوگوں کی ہچکیاں بندھ گئیں، سب لوگ اپنے گھروں سے باہر آگئے، حضرت بلال رضی اللہُ عنہ نے "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله" کہا تو ہزارہا چیخیں ایک دَم فضا میں بلند ہوئیں اور اس وقت لوگوں کے رونے کا کوئی ٹھکانا نہ تھا، چھوٹے بچے اپنی ماؤں سے پوچھنے لگے: مؤذّنِ رسول حضرت بلال رضی اللہُ عنہ تو آچکے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نورانی چہرہ نظر نہیں آرہا وہ کب تشریف لائیں گے؟

بہرحال جب حضرتِ بلال رضی اللہُ عنہ نے "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله" کہا اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو آنکھوں کے سامنے نہ پایا تو غمِ جدائی میں ان کی ایک زور دار چیخ فضا میں گم ہوگئی اور بے ہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے، جب ہوش آیا تو اُٹھے اور روتے ہوئے ملکِ شام روانہ ہوگئے۔ (مدارج النبوۃ، 2/583 ملتقطاً)

حضرتِ بلال کا وصال

جب حضرتِ بلال رضی اللہُ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ کی زوجہ روتے ہوئے کہنے لگیں: وَاحُزْنَاهُ "یعنی ہائے غم کی بات" حضرت بلال رضی اللہُ عنہ نے اپنی غمزدہ زوجہ کو دِلاسہ دیتے ہوئے فرمایا: وَاطَرَبَاهُ "یعنی واہ خوشی کی بات" غَدًا نَلْقَى الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهٗ "یعنی کل ہم اپنے دوستوں اپنے آقا و مولیٰ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کے اصحاب سے ملاقات کریں گے۔" (احیاء العلوم، 5/231 ملتقطاً)

کسی عاشق نے کیا خوب کہا ہے:

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں میں گِروں ... گر فرشتے بھی اُٹھائیں تو میں ان سے یہ کہوں
اب تو پائے ناز سے میں اے فرشتو! کیوں اٹھوں ... مَر کے پہنچا ہوں یہاں اِس دِلرُبا کے واسطے

www.dawateislami.net

موت مومن کے لئے تحفہ ہے

اے عاشقانِ رسول! موت مومن کے لئے تحفہ ہے۔ (شعب الایمان، 7/171، حدیث: 9884) اور یہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کا ایک ذریعہ ہے اسی لئے مومن موت سے نہیں گھبراتا بلکہ وہ خوش ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اُسے قبر میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔

تمام مال و اولاد کے بدلے زیارتِ رسول

پیارے آقا، مکّی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرے وصالِ ظاہری کے بعد ایسے لوگ بھی ہوں گے جو تمنا کریں گے کہ کاش! ان کا تمام مال اور اولاد اُن سے لے لی جائے اور اِس کے بدلے وہ میری زیارت کرسکیں۔

(مسلم، ص1164، حدیث:7145ماخوذاً)

قسمت مجھے مِل جائے بلالِ حبشی کی
دم عشقِ محمد میں نکل جائے تو اچھا ہے

خاتون نے روتے روتے جان دے دی

تمام مسلمانوں کی پیاری امّی جان حضرتِ بی بی عائشہ رضی اللہُ عنہا کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر ایک خاتون نے عرض کی: مجھے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک قبر کی زیارت کروا دیجئے، حضرتِ بی بی عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا نے حُجرہ شریف کھولا اور اُس خاتون نے قَبرِ انور کی زیارت کر کے روتے روتے جان دے دی۔

(سُبُلُ الہُدیٰ وَالرَّشاد، 12/343ماخوذاً)

www.dawateislami.net

آپ کے عشق میں اے کاش! کہ روتے روتے
یہ نکل جائے میری جان مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص422)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ایک خاتون کا عشقِ رسول کہ قبرِ انور کی زیارت کرتے ہی اس پر عشق و محبّت کی کیفیت طاری ہوئی اور اس نے روتے روتے بار گاہِ رسالت میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا! اسی طرح ہمارے بزرگوں کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے والہانہ عقیدت و محبّت ہوا کرتی تھی، مگر افسوس! آج ہمارے اندر صحیح معنوں میں محبّت کا جذبہ اور وَلوَلہ نہ رہا۔ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم صرف زبانی طور پر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبّت کا دم نہیں بھرتے تھے بلکہ عملی طور پر اس کے دلائل بھی رکھتے تھے جبکہ ہم محض زبانی طور پر محبّت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن عملی طور پر اس کے دلائل نہیں رکھتے۔ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِک اِک اَدا پر عمل کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہا کرتے تھے، چنانچہ

محبوب کی اَدا سے محبّت

حضرتِ انس رضی اللہُ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دعوت کی، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ دعوت میں شریک ہوا، جَو کی روٹی اور شوربا حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے لایا گیا جس میں کَدّو اور خشک کیا ہوا نمکین گوشت تھا، کھانے کے دوران میں نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھا کہ پیالے کے کناروں سے کَدّو کی قاشیں (یعنی ٹکڑے) تلاش کر رہے ہیں، اسی لئے میں اس دن سے کَدّو

www.dawateislami.net

پسند کرنے لگا۔(بخاری،3/537،حدیث:5436ملتقطاً)

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کس قدر سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پسند کا خیال رکھا کرتے تھے، مگر آہ! ہم بہت سے معاملات میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پسند اور سنّتوں کو پسِ پُشت ڈال دیتے ہیں، عقیقہ، نکاح اور ولیمے (یاد رہے! شَبِ زِفاف کے بعد دو دن کے اندر ولیمہ کرنا سنت ہے۔(ترمذی،2/349،حدیث:1099)) جیسی سنّتوں کی ادائیگی کے موقع پر ہم سنّتوں کے بجائے فیشن کو پیشِ نظر رکھتے ہیں، فیشن کے مطابق لباس سلواتے، بال کٹواتے اور داڑھی منڈا کر اپنا چہرہ آتش پرستوں جیسا بناتے ہیں، اگر ہم اپنے خاندان پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہو گا کہ خاندان کے کسی بھی فرد کو زلفیں رکھنے کی سعادت نصیب نہیں، حالانکہ زلفیں رکھنا پیارے آقا، مکّی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنّت ہے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیشہ زلفیں رکھیں، کبھی آدھے کان تک، کبھی پورے کان تک اور کبھی زیادہ بڑھ جاتیں تو مبارک شانوں سے چُھو جاتیں۔

(الشمائل المحمدیۃ، ص18،34،35)

(امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ داڑھی سے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:) اللہ پاک ہمیں ایمان پر موت نصیب فرمادے اس سے پہلے کہ ہمارا چہرہ مَعاذَ اللہ دشمنانِ مصطفےٰ جیسا ہو جائے! اپنا یہ ذہن بنالیجئے کہ اگر اُسترا چلے تو ہماری گردن پر چلے، ہماری داڑھی پر ہر گز نہ چلے۔ افسوس! آج کل بہت سے مسلمان داڑھی شریف کے بالوں کو نوچ نوچ کر گندی نالیوں میں بہادیتے ہیں! آہ! ایسوں کا آخرت میں کیا بنے گا؟ ایسا کرنے والوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔

www.dawateislami.net

یادرکھئے! ایک مُٹّھی داڑھی رکھنا واجب اور داڑھی منڈانا یا ایک مٹّھی سے کم کروانا دونوں حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ دیکھیے! داڑھی رکھنا تمام انبیائے کرام علیہِمُ السّلام کی سنّتِ مُبارکہ ہے، کوئی نبی ایسا نہیں جس نے مَعاذَ اللہ داڑھی منڈائی ہو۔ اسی طرح کوئی ولی بھی داڑھی منڈا نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی داڑھی منڈا خود کو "ولی" کہے یا کہلوائے تو وہ لوگوں کو دھوکا دیتا ہے کیونکہ جب تک اِتّباعِ سنّت نہ پائی جائے اس وقت تک کوئی "ولی" نہیں ہوسکتا، یہاں تک کہ ایک عارفِ باصفا (یعنی اللہ پاک کے ایک ولی) کا اِرشاد ہے: اگر تُو کسی شیخ کو ہَوا میں اُڑتا ہوا یا پانی پر چلتا ہوا دیکھے لیکن وہ عملاً اللہ پاک کے کسی فرض یا نبی کی کسی سُنّت کا تارک ہو تو وہ جھوٹا ہے، یہ اس کی کرامت نہیں اِستِدراج (یعنی بے باک فُجّار یا کفار سے جو خلافِ عادت بات ان کے مُوافِق ظاہر ہو) کہلاتا ہے۔

(بہارِ شریعت، 1/58، حصہ:1)

مشرکین کی مخالفت کرو

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبّت کا دم تو بھرتے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنّت داڑھی شریف اپنے چہرے پر نہیں سجاتے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے واضح طور پر اِرشاد فرمایا: خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللِّحَى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ "یعنی مشرکین کی مُخالَفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مُونچھیں خوب پست کرو۔" (بخاری، 4/75، حدیث:5892)

اسی طرح ایک مقام پر اِرشاد فرمایا: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ "یعنی جس نے میری سنّت سے اِعراض کیا (یعنی منہ پھیرا) وہ مجھ سے نہیں۔" (بخاری، 3/421، حدیث:5063)

یونہی ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ "یعنی جو شخص جس قوم سے

www.dawateislami.net

مُشابَہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہو گا۔" (ابوداوٗد،4/62،حدیث:4031)

داڑھی منڈانے والوں کو اس حدیثِ پاک سے خوب عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ مَعاذَ اللہ اگر داڑھی منڈانے کے سبب انہیں آتش پرستوں میں شمار کرلیا گیا اور بروزِ قیامت آتش پرستوں کے ساتھ اُٹھایا گیا تو ان کا کیا بنے گا! اللہ پاک ہم سب کو اس آفت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

اَلحمدُلِلّٰہ! آج کے اس پُرفِتن دور میں عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی ہمیں غیروں کو چھوڑ کر پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دامنِ کرم تھامنے، دوسروں کے طور طریقے اور فیشن چھوڑ کر پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری پاکیزہ سنّتوں کو اَپنانے کا درس دیتی ہے اور اسی میں دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

سنّتِ لباس

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فیشن زدہ لباس چھوڑ کر سنّتوں بھرا لباس اَپنائیے۔ لباس میں سنّت یہ ہے کہ کُرتے کے دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پَوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو نیز مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنوں سے اُوپر رہے۔ بدقسمتی سے آج ہمیں پاجامے کے پائنچے ٹخنوں سے اوپر رکھتے ہوئے شرم آتی ہے، حالانکہ یہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری سنّت اور صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم اور اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا طریقۂ کار ہے مگر عوام کی اَکْثَرِیَّت اس سنّت سے محروم ہے اور ٹخنوں سے نیچے پاجامہ رکھتی ہے۔

یاد رکھئے! تکبّر کی وجہ سے پاجامے یا شلوار کا پائنچہ ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام اور جہنّم

www.dawateislami.net

میں لے جانے والا کام ہے اور اس پر سخت عذاب کی وعید ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: (تکبّر کی وجہ سے) تہبند (اور شلوار وغیرہ) کا جو حصّہ دونوں ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آگ میں ہے۔ (بخاری، 4/46، حدیث:5787)(نزہۃ القاری، 5/518، تحت الحدیث: 2561) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ایک شخص تکبّر سے اپنا تہبند گھسیٹ رہا تھا کہ اُسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک دھنستا چلا جائے گا۔ (بخاری، 2/471، حدیث:3485)

اے عاشقانِ رسول! اپنے لباس پر غور کرنے کی عادت بنایئے کہ جس طرح تھوڑی سی بے تَوَجُّہی آپ کو بے شمار سنّتوں سے محروم کر دیتی ہے اسی طرح تھوڑی سی توجّہ آپ کو کئی سنّتوں سے ہمکنار کر دے (یعنی ملا دے) گی، لہٰذا وقتاً فوقتاً اپنے لباس کا جائزہ لیتے رہیے اور نیت کیجئے کہ اِن شاءَ اللہ آج کے بعد ہم سنّت کے مُطابق لباس سِلوائیں گے، ہو سکے تو سفید لباس پہننے کی عادت بنایئے کہ یہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پسندیدہ لباس ہے اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسے پہننے کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: سفید لباس پہنو اور اپنے مُردے بھی سفید لباس میں کفناؤ۔

(ترمذی، 4/370، حدیث:2819 ملتقطاً)

اللہ پاک ہم سب کو پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنّتوں پر خوب عمل کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علیٰ مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net